International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

عہد نبوی میں ریاست مدینہ کا شہری نظم ونسق اور عصر حاضر میں اس کی معنویت

The Civil Administration of Madinah State in the Prophet's Time And Its Importance in the Contemporary Period

1. Muhammad Yaqoob Gondal,
Ph.D. Scholar, Allama Iqbal Open University, Islamabad,
Lecturer, Department of Islamic Studies,
NUML, Multan, Pakistan
Email: muhammad.yaqoob@numl.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8038-5355

2. Dr. Muhammad Shahid,
Incharge Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email: shahid_edu98@yahoo.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

To cite this article: Muhammad Yaqoob Gondal and Dr. Muhammad Shahid. 2022. "عہد نبوی میں ریاست مدینہ کا شہری نظم ونسق اور عصر حاضر میں اس کی معنویت". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 1-16.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 01-16
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-1/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u01
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	01 January 2022

License: This work is licensed under an
Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The establishment of a state is essential to unite society. The study of Islamic history tells us that the foundations of the Prophetic state of Madinah were very enduring. So, we can say that a state which will be established in modern times must adhere to the principles of that prophetic state. This article explains the principles and structure of the prophetic state of Madinah. It urges us to establish states similar to that state. The principles of Madinah state were important and its civic administration structure was very ideal. This state promoted the prosperity,

education, peace, and health of the public. That is why an educated, peaceful, healthy, and sincere society was formed under the patronage of the Madinah state.

Keywords: State, Governance, Prophetic, Prosperity, Society

1. تمہید:

مقاصد شریعہ کے حصول کے لیے رعایا کی شہری زندگی میں نظم وضبط پیدا کرنا ریاست کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے فورا بعد ایک ایسی مستحکم ریاست کی بنیاد رکھی جو دنیا کے لئے قابل تقلید نمونہ بن گئی۔ آج دنیا چاہے جتنی بھی ترقی یافتہ ریاست قائم کرلے نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی ریاستی پالیسی سے صرف نظر نہیں کرسکتی۔ عہد نبوی کے مدنی دور میں ایک باقاعدہ ریاست کا قیام بدوی اور قبائلی زندگی گزارنے والے عربوں کے لئے بالکل پہلا اور نیا سیاسی تجربہ تھا۔یہ ایک لحاظ سے ان کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث تھا اس لئے اہل ایمان نے نبی ﷺ کی نگرانی میں ریاست قائم کرنے اور اسے مضبوط تر بنانے میں بڑی دلجمعی کا مظاہرہ کیا۔ نبوت ورسالت کے تقدس کو مد نظر رکھتے ہوئے ریاست کے قیام کو رسول اللہ ﷺ کا معجزہ کہنا بے جا نہ ہوگا کیونکہ آپ ﷺ نے پہلے عرب قبائل میں وحدت پیدا کی اور پھر انھیں بے شمار سیاسی اکائیوں سے نکال کر ایک مرکزی حکومت میں اکٹھا کردیا۔اس حکومت کا واحد مقصد دنیا کے سامنے دین اسلام کی عملی صورت پیش کرنا تھا تاکہ ہر ایک بخوبی سمجھ لے کہ دین اسلام نہ صرف شفاف عقائد کا حامل ہے بلکہ ایک ایسا عملی دین ہے جو معاشرتی فلاح وبہبود کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی کرتا ہے۔آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کے قیام اور اس کی بہتری کے لئے جو سیاسی تنظیم وتنسیق فرمائی اسے مرکزی،صوبائی اور عمومی نظم ونسق تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

2. مرکزی نظم ونسق

ریاست مدینہ کے مرکزی نظم ونسق کی باڈی میں موجود عہدے دار سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ کی مدینہ شہر سے باہر جانے کی صورت میں نیابت کے فرائض نائبین سرانجام دیتے تھے۔امور ریاست میں خاص مشیروں سے مشورہ کیا جاتا تھا۔ریاستی خط وکتابت سیکرٹریوں کی ذمے داری تھی۔پیغام رسانی کے لئے سفراء جبکہ فیصلوں کے فوری نفاذ کے لئے کمشنرز تعینات کیے گئے تھے۔

i. نائبین

سربراہ ریاست کی حیثیت سے جب نبی کریم ﷺ شہر سے باہر کسی اہم کام کی غرض سے تشریف لے جاتے تو شہر کا نظام درست رکھنے کے لئے کسی صحابی کو اپنا نائب مقرر کرجاتے تھے۔امور ریاست میں بہترین کارکردگی کے لئے مشیران کے ساتھ مشورہ کیا جاتا تھا۔یہ نائب نماز کی امامت سے لیکر ریاستی امور کا براہ راست نگران ہوتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مقرر

کردہ ان نائبین کی تعداد تیرہ (13) کے قریب تھی۔ جن میں سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ عنہ غزوہ ودان کے موقع پر ([1])، سعد بن معاذ اوسی رضی اللہ عنہ غزوہ بواط کے موقع پر ([2])، زید بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ غزوہ ھفوان کے موقع پر، ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات العشیرہ کے موقع پر ([3])، عبداللہ بن رواحہ اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کو غزوہ بدر کے موقع پر ([4])، عثمان بن عفان اموی رضی اللہ عنہ کو ذات الرقاع اور ذی امر کے موقع پر بطور نائب مقرر ہوئے۔ غزوہ احد، حمراء الاسد 3ھ اور غزوہ خندق 5ھ کے موقع پر عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بار بار ملتی رہی ([5])۔

ان نامور اور تقوی کے اعلی معیار پر فائز نائبین کی تقرری سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی غیر موجودگی میں شہر کا نظم ونسق قوی، ذمہ دار اور امانت دار افراد کے ہاتھوں میں چھوڑتے تھے تاکہ کوئی شریر اپنی کسی شرارت سے ریاستی امور میں خلل پیدا نہ کرسکے۔ اس حسن انتظام کے نتیجے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کے لئے شہر چھوڑتے اسے بڑی یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ مکمل کرتے تھے۔ بلاشبہ نائبین کے اس تقرر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ساتھیوں پر بھرپور اعتماد اور انھیں مستقبل کی قیادت کے لئے تیار کرنے کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

ii. مشیران

امور ریاست کی بہترین انجام دہی کے لئے مشورہ کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ نبی کی حیثیت سے مشورہ کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ جو بھی مشکل پیش آتی اللہ کی طرف سے رہنمائی مل جاتی تھی۔ لیکن امت کو مشورہ کی اہمیت سے روشناس کرانے اور ایک منظم اسلامی ریاست کا نقشہ دکھانے کے لئے ضروری تھا کہ مشاورت کا طریقہ رائج کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی امور اللہ کے حکم "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ" [6] "اور ان کا معاملہ باہمی مشورے سے طے پاتا ہے" کے مطابق طے کرتے تھے۔ اس مقصد کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاست مدینہ کے مرکزی معاملات کو منظم شکل دینے کے لئے مشیر مقرر فرمائے۔ ان مشیروں میں مرد وخواتین دونوں شامل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرکزی نوعیت کے روز مرہ کے معاملات، دینی معاملات اور جنگی معاملات میں عموما صاحب رائے اور ماہر صحابہ کرام سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ اذان کے معاملے میں عبداللہ بن زید انصاری اور عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہما سے [7]، مدینہ کے یہودیوں کی مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت انصار مدینہ سے، فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان کے گھر کو دارالامان قرار دینے کے لئے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے، جنگ بدر کے قیدیوں سے متعلق عبداللہ بن جحش، ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب [8]، سعد بن معاذ اوسی، سعد بن عبادہ خزرجی اور حباب بن

---

1 Ibn Hisham, Abdul Malik ibn Hisham (213 AH), Al-Sirat al-Nabawiyyah, (Publisher: Mustafa Babi Halabi, 1955), V 1, P 591 .
2 Ibn Sa'd, 'Al-Tabqat al-Kubra', TazkiraArqamat ibn Abi al-Arqam, (Publisher: Darsadir, Beirut, 1990), V 2, P 243.
3 Ibn Hisham, Abdul Malik ibn Hisham (213 AH), Al-Sirat al-Nabawiyyah, v 1, p 598-601.
4 Ibn Sa'd, 'Al-Tabqat al-Kubra', v 3, p348.
5 Waqidi, Muhammad ibn Umar (d. 207 AH), Al-Maghazi,(Publisher: Beirut, Dar Al-Alami - Print: Third -1989), V 1 , P 8.
6 Al Quran 42:38.
7 Al-Halabi, Hassan Ibn Umar (779 AH), Al-Muntaqi min seerah Mustafa, Qahirah: Dar Al-Hadith, Printed: Al-uoolah, 1416 AH -1996, Volume 1, Page 78.
8 Tabari, Ahmad bin Abdullah (d. 694 AH), Zakhair al-uqbah, Publisher: Maktab al-Qudsi, Vol. 1, p. 255.

منذر خزرجی رضی اللہ عنہم سے غزوہ بدر اور غزوہ احد کے موقع پر حمزہ بن عبد المطلب، سعد بن عبادہ خزرجی، نعمان بن مالک، مالک بن سنان اور انس بن قتادہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا [9]۔اسی طرح خواتین میں سے صلح حدیبیہ کے موقع پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ[10] اور جنگ خیبر میں شرکت کے لئے مسلمان خواتین سے مشورہ کیا [11]۔

iii. سیکرٹری

مرکزی سطح پر ریاستی امور میں قراءت و کتابت کے ذریعے بہتر کارکردگی کی غرض سے نبی کریم ﷺ نے ماہر کاتبین متعین فرمائے۔ مدنی عہد میں کتابت وحی کے لئے ابی بن کعب خزرجی رضی اللہ عنہ کو کاتب اعلی کے عہدے پر جبکہ زید بن ثابت خزرجی رضی اللہ عنہ کو ان کے نائب کے عہدے پر متعین کیا۔ان کے علاوہ معاویہ بن سفیان اموی، مغیرہ بن شعبہ ثقفی، علاء بن عقبہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہم بھی وحی کی کتابت کے لئے تعینات تھے[12]۔

ریاستی خطوط و فرامین کی کتابت کا اعلی عہدہ علی بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ان کے علاوہ یہ ذمہ داری ابی بن کعب خزرجی، معاویہ بن ابی سفیان اموی، خالد اموی، مغیرہ ثقفی، عبداللہ بن زید انصاری، عبداللہ بن ابی بکر تیمی، محمد بن مسلم اوسی سمیت تقریباً چونتیس(34)افراد بھی ادا کیا کرتے تھے[13]۔

اسی طرح خفیہ ریاستی خطوط اور دستاویز کی کتابت کے اعلی عہدے دار حصین بن نمیر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما تھے[14]۔ محاصل و صدقات کا مکمل ریکارڈ رکھنے کی ذمہ داری زبیر بن عوام اور جہیم بن صلت رضی اللہ عنہما کے پاس تھی۔ریاستی ملکیت میں شامل اراضی کا ریکارڈ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ رکھا کرتے تھے[15]۔بادشاہوں، شہنشاہوں اور حکمرانوں کو ریاستی خطوط ارسال کرنے کے لئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا گیا تھا۔جبکہ معیقب بن ابی فاطمہ دوسی نبی ﷺ کے کاتب اور مہر بردار تھے[16]۔

نبی کریم ﷺ کے پرسنل سیکرٹری کے عہدے پر بلال حبشی رضی اللہ عنہ فائز تھے۔جو آپ ﷺ کے خانگی اور ذاتی میزبانی کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ قرض لینے، قرض دینے کا ریکارڈ رکھنے، ملاقات کروانے، وضو کا پانی مہیا کرنے، آپ کے ذاتی اخراجات کا حساب رکھنے، اہم اعلانات کرنے جیسے فرائض بھی سرانجام دیا کرتے تھے[17]۔

---

[9] Waqidi, Muhammad ibn Umar (d. 207 AH), Al-Maghazi, V 1 , P 211.

[10] Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, V3, P 9.

[11] Darmi, Muhammad ibn Habban (d. 354 AH), Al Seerah Nabwiyya Wa Akhbar ul Kulafa, Beirut: Print: Third - 1417 AH, Volume 1, Page 166

[12] -Maqrizi, Ahmad ibn Ali (d. 845 AH), Imta ul Asmah (Beirut: Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Printed: Al-Uoolah, 1420 AH) V. 9, p. 334.

[13] Ibn Katheer, Abu Al-Fida, Isma'il Ibn Umar,Al seerah Al Nabwiyya,V 4, P 635.

[14] - Katani, Muhammad Abd al-Hayyat (d. 1382 AH), Al Trateeb ul Idariah, Beirut: Dar al-Arqam, second edition V 1, P 234.

[15] -Khuza'i, Ali ibn Muhammad (d. 789 AH), Takhrij al-Dalalat al-Sama'iyyah, Beirut: Dar al-Gharb al-Islami, second edition, 1419 AH, V 1, P 550.

[16] -Ahmad Ajaj Karami, Al Idarah fi Asr e Rasool(ﷺ),Qahirah : Dar Al-Salam, (Printed: First, 1427 AH, V 1, P 121.

[17] - Qurtubi, Ali ibn Ahmad (d. 456 AH), Jawaam al-Sira al-Nabawiyyah (Beirut: Dar al-Kitab al-Alamiya, V 1, P. 23.

iv. سفراء

اندرونی اور بیرونی ریاستی امور کی انجام دہی کے لئے روابط کا کردار اہم ہوتا ہے۔ انھی روابط کی بناپر کوئی ریاست مستحکم ہو کر وسیع طور پر متعارف ہوتی ہے۔ اہمیت کے حامل اس ضابطے کو اختیار فرماتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے سفراء کا تعین فرمایا تھا تاکہ ریاست مدینہ مستحکم ہو کر متعارف ہو سکے۔ ریاست کے اندرونی مسائل حل کرنے اور مقامی سطح پر پیغام رسانی کا فریضہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سر انجام دیا کرتے تھے۔ بیرونی دنیا تک ریاستی پیغام پہنچانے، مختلف بادشاہوں کو خطوط پہنچانے اور ان سے بطور ایک نمائندہ ریاست گفت وشنید کرنے کے لئے مختلف سفراء صحابہ کا ذکر ملتا ہے۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ شاہ روم ہرقل کی طرف، عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ شاہِ ایران کسریٰ کی طرف[18]،حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ مصر کے حکمران مقوقس کے پاس، شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ یمامہ کے شاہ حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف، سلیط بن عمرو عامری رضی اللہ عنہ نجد کے علاقے یمامہ کے دو رئیسوں ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کی طرف، عمرو بن العاص عمان کے دو رئیسوں جیفر بن جلندی اور عبد بن جلندی کی طرف ، علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بحرین کے حکمران منذر بن ساوی عبدی کی طرف[19]، حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ شاہِ بصریٰ کی جانب ، مہاجر بن ابی امیہ قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ یمن میں حارث بن عبد کلال حمیری کی جانب [20]، جریر بن عبد اللہ جلبی رضی اللہ عنہ یمن کے سردار ذوالکلاع کی طرف [21]، عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو حبشہ کے نیک صفت بادشاہ نجاشی کی طرف جبکہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ابو سفیان اور رؤسائے مکہ کی طرف باقاعدہ سفیر بنا کر بھیجا گیا[22]۔

ان سفراء نے امانت و دیانت اور جراءت وہمت کے ساتھ بے کم وکاست ریاستی پیغامات پہنچائے۔ ان کی بدولت عہد نبوی کی ریاست مدینہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر خوب متعارف ہوئی اور بیرونی دنیا کے ساتھ اعلیٰ سطحی تعلقات استوار ہوئے۔

v. کمشنرز

نبی کریم ﷺ نے بعض ریاستی فیصلوں کو فوری اور منظم انداز میں نافذ کرنے کے لئے بارہ مخصوص افسران مقرر فرمائے تھے جنھیں جدید اصطلاح میں کمشنر سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قبیلہ قریش، اوس، ازد، اسلم اور غطفان سے تعلق رکھنے والے ان افسران کو مختلف فیصلوں کے نفاذ کے لئے اختیار دیا گیا تھا۔ سعد بن معاذ اوسی رضی اللہ عنہ کو یہودی قبیلے بنو قریظہ کے معاہدہ توڑنے کے نتیجے میں ان کے تمام بالغ مردوں کو قتل کرنے[23]، مالک بن دخشم اوسی اور معن بن عدی

---

[18] Nisa'i, Ahmad ibn Shoaib (d. 303 AH), Sunan al-Kubra - Beirut: Beirut: Al-Risalah (Printed: Uoolah 1421 AH)V 5, P 369, Hadith No. 5828.

[19] Ibn Athir, Ali ibn Abi Karam (d. 630 AH), Al Kamil Fi Tareekh (Beirut: Dar Al-Kitab Al-Arabi, Printed: AlUoolah, 1417 AH. 1997, V 2, P .91

[20] Ibn Athir, Ali ibn Abi Karam (d. 630 AH), usad Al Ghabah (Beirut: Dar Al-Fikr Printed: AlUoolah, 1409 AH., V 4, P 501.

[21] -Asqalani, Ahmad ibn Hajar (d. 852 AH), Al Isabah Fi Tameez Sahabah Beirut: Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Volume: First - 1415 AH, Volume 1, Page 583.

[22] Darmi, Muhammad ibn Habban (d. 354 AH), Al seerah Al nabwiyya Vol. 1, p. 282.

[23] Qurtubi, Ali ibn Ahmad (d. 456 AH), Jawaam al-Sira al-Nabawiyyah, V 1, P 23-

اوسی رضی اللہ عنہما کو منافقین کی مسجد ضرار مسمار کرنے[24]۔ علی بن ابی طالب قریشی رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنو جذیمہ اور بنو جذام کے مقتولین کا خون بہا ادا کرنے، ان کے قیدیوں کو واپس کرنے اور فتح مکہ کے چار ماہ بعد کافروں کا داخلہ ممنوع کرنے کا اختیار دیا گیا تھا[25]۔ غزوہ تبوک سے قبل طلحہ بن عبید اللہ تیمی رضی اللہ عنہ کو منافقین کا ایک سازشی مرکز ختم کرنے[26]، انیس بن ضحاک سلمی رضی اللہ عنہ کو اپنے قبیلے کی عورت پر زنا کی حد نافذ کرنے جبکہ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو خون بطور خوراک استعمال کرنے کی حرمت کا اعلان کرنے کا فرض سونپا گیا تھا[27]۔ یہ کمشنرز اپنے فرائض کو فوری اور بڑی دیانت داری سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ریاست مدینہ کے شہری نظم و نسق میں استحکام پیدا ہوا۔

vi. شعراء و خطباء

شعر و خطابت دو ایسے اوصاف ہیں جن کے ذریعے پیغام رسانی کا کام آ سانی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں ان دونوں اوصاف کے حامل افراد سے استفادہ کیا جاتا تھا اور انھیں قبائل کی روح سمجھا جاتا تھا۔ پھر زمانہ اسلام میں بھی ایسے افراد کو اہمیت حاصل رہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ریاستی موقف کے ابلاغ کے لئے ان دونوں ذرائع کو اختیار فرمایا۔ اس زمانے کے معاصر رجحان کے پیش نظر عرب قبائل تک پیغام پہنچانے کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطابت کا مؤثر ذریعہ اپنایا۔ فصاحت و بلاغت اور اختصار و جامعیت کے حامل ایسے خطبات ارشاد فرمائے جو ان قبائل کے دل فتح کرتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے کئی شعراء نے بھرپور کردار ادا کیا۔ ان شعراء میں سے بطور خاص حسان بن ثابت خزرجی انصاری، کعب بن مالک خزرجی اور عبد اللہ بن رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہم کو ریاستی شعراء کا درجہ حاصل تھا۔ اسی طرح مرکزی ایوان ریاست میں اشعار پیش کرنے کے لئے قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والے صحابی رسول عامر بن سنان رضی اللہ عنہ تعینات تھے[28]۔ یہ شعراء کفار کو جنگ سے ڈرانے، انھیں کفر پر عار دلانے اور حسب و نسب کے فضائل بیان کرنے جیسے عنوانات پر مشتمل اشعار کہا کرتے تھے۔

3. صوبائی نظم و نسق

عہد نبوی میں ریاست مدینہ کے صوبائی نظم و نسق میں جو عہدے موجود تھے۔ ان کی تفصیل ذیلی سطور میں موجود ہے۔

i. گورنرز

ریاستی نظم و نسق بہترین انداز سے چلانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاست کو کئی صوبوں میں تقسیم کیا اور ان کے گورنر مقرر فرمائے تاکہ مرکز سے دور علاقوں کی نگرانی کی جا سکے اور وہاں کے مقامی باشندوں کے مختلف مسائل کا آسان حل نکالا جا سکے۔

---

[24] Asqalani, Ahmad ibn Hajar (d. 852 AH), Al Isabah Fi Tameez Sahabah V. 6, p. 151.
[25] Ibn Khaldun, Abd al-Rahman ibn Muhammad (d. 808 AH), Tarikh Ibn Khaldun (Publisher: Dar al-Fikr, Beirut, second edition: 1408 AH) –V 2, P 460.
[26] Ibn Athir, Ali ibn Abi Karam (d. 630 AH), usad Al Ghabah V 2, P 467.
[27] -Asqalani, Ahmad ibn Hajar (d. 852 AH), Al Isabah Fi Tameez Sahabah V. 1, P 285.
[28] -Ibn Athir, Ali ibn Abi Karam (d. 630 AH), usad Al Ghabah V 3, P 461.

مدینہ منورہ سے دور مختلف صوبوں جیسے خیبر میں سواد بن غزیہ خزرجی، صوبہ تیاء میں عمرو بن سعید اموی، صوبہ وادی قری میں یزید بن ابی سفیان اور قری عربیہ میں عبداللہ بن سعید اموی رضی اللہ عنہم کو گورنر مقرر کیا[29]۔ مکہ مکرمہ کے گردونواح وسط عرب کے علاقوں طائف ، دبا اور جدہ کو صوبوں کا درجہ دیا اور بالترتیب عثمان بن ابی العاص ثقفی، حذیفہ بن یمان ازدی اور حارث بن نوفل ہاشمی رضی اللہ عنہم کو ان صوبوں کا گورنر مقرر کیا گیا[30]۔ ریاست مدینہ کے مشرقی علاقوں کی بھی صوبہ جاتی تقسیم اور ان میں گورنروں کی تعیناتی کی گئی تھی۔ بحرین میں منذر بن ساوی تمیمی، علاء بن حضرمی اور ابان بن سعید اموی رضی اللہ عنہم کو گورنر مقرر کیا گیا [31]۔ اسی طرح ریاست مدینہ کے زیر انتظام حدود شام کے قریب شمالی علاقے بھی صوبہ جات میں تقسیم تھے۔ شرجیل بن حسنہ کندی رضی اللہ عنہ کو ان صوبوں کا گورنر جنرل تعینات کیا گیا تھا اور ان کے ماتحت ذیلی سطح پر مختلف علاقوں میں فرائض سرانجام دینے والے کئی گورنر موجود تھے [32]۔ اسی طرح ریاست مدینہ کے جنوبی علاقوں کو بھی صوبائی حیثیت حاصل تھی۔ ان علاقوں میں یمن مرکزی حیثیت رکھتا تھا جہاں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بطور گورنر جنرل مقرر تھے اور ان کے ماتحت صوبہ جات جیسے صوبہ "الجند" کے یعلی بن امیہ تمیمی رضی اللہ عنہ، صوبہ صنعاء کے خالد بن سعید اموی رضی اللہ عنہ، صوبہ عک واشعر کے طاہر بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ، صوبہ نجران کے ابوعبیدہ بن جراح فہری رضی اللہ عنہ جبکہ صوبہ حضرموت کے زیاد بن لبید خزرجی رضی اللہ عنہ کو باقاعدہ گورنر کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا[33]۔

یہ تمام گورنر تقوی، عدل و انصاف اور بہترین انتظامی صلاحیتوں جیسے اوصاف سے متصف تھے۔ اس کے باوجود ان گورنروں کا احتساب اور ان کی کڑی نگرانی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور سربراہ ریاست فرمایا کرتے تھے۔ انھیں باقاعدگی سے ہدایات جاری کیا کرتے تھے۔ 10ھ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بالائی یمن اور موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو زیریں یمن کا گورنر مقرر کر کے روانہ کرتے وقت انھیں رعایا سے متعلق آسانی کرنے، نرم رویہ اختیار کرنے، اسلام پر عمل کرنے والوں کو بشارت دیتے رہنے اور لوگوں کو اسلام سے محبت پر ابھارنے جیسی بیش قیمت ہدایات فرمائیں[34]۔

ii. مقامی منتظمین

ریاست مدینہ کے شہری نظم و نسق کی داخلی اور نچلی سطح کی نگرانی مقامی منتظمین کیا کرتے تھے جنھیں عصر حاضر کی اصطلاح میں ناظم یا چیئرمین کہا جا سکتا ہے۔ ان منتظمین کا انتخاب ایک داخلی مسئلے کے طور پر بالعموم قبیلے کی سطح پر ہی ہوتا تھا۔ تاہم اس کی حتمی منظوری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی کسی مناسب فرد کو قبیلے کا منتظم مقرر کر دیتے جس پر کوئی معترض نہ ہوتا تھا۔ ان منتظمین میں بطور خاص اسعد بن زرارہ، سعد بن ربیع، عبداللہ بن رواحہ، رافع بن مالک، براء بن معرور، بشر بن براء بن معرور، عبداللہ بن عمرو، سعد بن عبادہ، منذر بن عمرو، عبادہ بن صامت، عمرو بن جموح، مسیب بن عمرو،

[29] Balazari, Ahmad ibn Yahya (d. 279 AH), Fatuh al-Baldan. Beirut: Dar and Maktab al-Hilal - General Publication: 1988, Vol. 1, p. 44.
[30] -Ibn Hisham, Abdul Malik ibn Hisham (213 AH), Al-Sirat al-Nabawiyyah, V 2,P 540.
[31] - Ibn Sa'd, 'Al-Tabqat al-Kubra',V 4, P 266.
[32] Ibn Athir, Ali ibn Abi Karam (d. 630 AH), usad Al Ghabah, V 2, P 619.
[33] Balazari, Ahmad ibn Yahya (d. 279 AH), Fatuh al-Buldan, V1, P 76.
[34] Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih,V 9, P 114, Hadith 7371.

اسید بن حضیر، سعد بن خیثمہ، رفاع بن عبد المنذر، ابو الہیثم بن التیہان اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سترہ (17) منتظمین قابل ذکر ہیں[35]۔

iii. قضاۃ

کسی ریاست کے نظام میں توازن بر قرار رکھنے کے لئے عدلیہ کا بنیادی کردار ہوتا ہے کیونکہ اس محکمے کے توسط سے ریاست کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ رعایا کی مایوسی ختم کرکے انھیں امید کی کرن دکھائی جاسکتی ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ریاست مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی قاضی مقرر فرمائے۔ یہ قاضی صوبائی انتظامیہ میں شامل تھے جو مدینہ سے دور علاقوں میں انصاف کی فراہمی یقینی بناتے تھے۔ عوام کی سہولت اور نظام ریاست میں استحکام کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ججز کے اختیارات اپنے کچھ گورنروں کو بھی دے رکھے تھے۔ مختصر یہ کہ مدینہ کا نظام عدل بہت مستحکم تھا۔ اس نظام میں چیف جسٹس کا عہدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کی ماتحتی میں کئی قاضی تعینات تھے۔ یہ قاضی چیف جسٹس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کی روشنی میں مقدمے کے اندراج کے فوری بعد ہر طرح کی جانبداری سے بالا تر ہو کر فیصلے کیا کرتے تھے۔ ان قاضیوں میں صرف مدینہ شہر کی سطح پر عمر فاروق، علی المرتضی، معاذ بن جبل، عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابو موسی اشعری، عقبہ اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم جیسے کبار صحابہ کرام شامل تھے[36]۔ علاوہ ازایں مدینہ سے باہر صوبوں میں وفاق کی جانب سے باقاعدہ تعینات گورنروں کے پاس بھی قاضیوں کے اختیارات موجود تھے۔ جو مقامی سطح پر لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

iv. نگران مارکیٹ

مدینہ مارکیٹ کا نظم ونسق درست سمت چلانے، پیمانوں کی دیکھ بھال کرنے، فراڈ اور دھوکہ دہی کے مکمل خاتمے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نگران اعلی کے فرائض سر انجام دیا کرتے تھے۔ آپ بازار کی طرف نکلتے، غلے کا معیار دیکھتے، تاجروں کو ہدایات دیتے، جگہ جگہ رک کر ناپ تول کے پیمانے دیکھتے، چیزوں میں ملاوٹ کا پتہ لگاتے، عیب دار مال کی چھان بین کرتے، گراں فروشی سے روکتے، استعمال کی چیزوں کی مصنوعی قلت کا انسداد فرمایا کرتے تھے۔ مزید بر آں اس مقصد کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جدید اصطلاح کے مطابق مجسٹریٹ کے عہدے پر مقرر کر رکھا تھا جو بازار کے تمام امور کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں اس کا مناسب ازالہ کرتے تھے۔ اسی طرح 8ھ میں فتح مکہ کے فورا بعد خاندان بنو امیہ کے ایک اہم فرد سعید بن سعید اموی کو مکہ کی مارکیٹ کا نگران مقرر کیا گیا تھا تاکہ اس کے معاملات کو بآسانی منظم طریقے سے چلایا جاسکے[37]۔

---

[35] Katani, Muhammad Abd al-Hayyat (d. 1382 AH), Al Trateeb ul Idariah, V1, P 206.
[36] -Ibn Sa'd, 'Al-Tabqat al-Kubra',V1,P 203 .
[37] -Ibn Sa'd, 'Al-Tabqat al-Kubra', V 2,P 110

اس تفصیل سے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ ریاست مدینہ کے ہر شعبہ کے نہ صرف افسران مقرر کیے گئے تھے بلکہ ریاستی توازن برقرار رکھنے کے لئے ان افسران کی مسلسل نگرانی بھی کی جاتی تھی۔

4. عمومی نظم ونسق

ریاست مدینہ کا عمومی نظم ونسق بھی مثالی تھا۔ اقلیتی رعایا کے حقوق اکثریتی رعایا کے حقوق کے مساوی تھے۔ امن عامہ، تعلیم و تربیت، علاج معالجہ، شہری آب وہوا، ٹاؤن سازی، فراہمی آب، صفائی وستھرائی اور لوگوں کو فراہمی روزگار جیسی بنیادی سہولیات کا بھرپور خیال رکھا جاتا تھا۔

i. اقلیتی رعایا کے حقوق

ریاست مدینہ کے تمام اکثریتی اور اقلیتی شہریوں کے مساوی حقوق متعین تھے ۔ آپ ﷺ نے اقلیتی شہریوں کو معاشرے میں ریاستی سطح پر وہی مقام دے رکھا تھا جو اکثریتی شہریوں کو حاصل تھا۔ ان کی جان ومال کا تحفظ اور عزت وناموس کا احترام ریاست کی اولین ذمہ داری شمار کی جاتی تھی۔ یہاں تک ان کی مذہبی آزادی ریاستی آئین کا باقاعدہ حصہ بنائی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے بنو عوف کے یہود سے متعلق فرمایا کہ

"إِنَّ يَهُودَ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ ,وَلِلْمُؤْمِنِينَ دِينُهُمْ "[38]

"بنو عوف کے یہودی، مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کے لئے ان کا دین ہے اوراہل ایمان کے لئے اپنا دین ہے"

ii. مساوات

ریاست مدینہ میں آپ ﷺ نے ایسی حقیقی مساوات قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ ہے۔ مساوات کے اس قانون کے سامنے حکمران اور رعایا، امیر اور غریب، مسلم اور غیر مسلم سب برابر تھے کیونکہ اس قانون کا ماخذ قرآن مجید کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کا مبارک عمل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست مدینہ رعایا کے لئے باعث رحمت اور باقی دنیا کے لئے رول ماڈل بن گئی۔ مساوات کا یہ عالم تھا کہ حکمران ایک ادنی شہری کے سامنے جواب دہ ہوتا تھا۔ بس اسی مساوی قانون کے سبب احترام انسانیت قائم رہا۔ اس بات کی ہمیں سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ کے طرز عمل سے بخوبی سمجھ آتی ہے کہ جب آپ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر صف بندی کرتے وقت سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر لکڑی لگائی تو سواد رضی اللہ عنہ نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ حق وعدل کے ساتھ مبعوث کیے گئے ہیں۔ آپ نے مجھے تکلیف دی ہے جس کا مجھے قصاص چاہیئے۔ یہ سن کر اس وقت کے حکمران اور سپہ سالار اعلی نے وہ لکڑی سواد کی طرف بڑھاتے ہوئے بدلہ لینے کی پیش کش کی۔ سواد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مجھے لکڑی لگی تو میرا پیٹ ننگا تھا جبکہ آپ کے پیٹ پر کپڑا موجود ہے۔ یہ سن آپ ﷺ نے اپنا پیٹ ننگا کر دیا تاکہ

---

[38] -Ibn Zanjawiyah, Hameed Ibn Mukhled (d. 251 AH), Al-Amwal. (Publisher: Al-Malik Faisal lil Bahooth Print uoolah, uoolah, 1989, V 2, P 466-

مساوات کا کوئی پہلو بھی تشنہ نہ رہے۔ لیکن سواد رضی اللہ عنہ نے لکڑی پھینکی اور آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک کا بوسہ لے لیا[39]۔

iii. امن عامہ

کسی ریاست کا شہری نظم ونسق متوازن رکھنے کے لئے تمام رعایا کے امن کو یقینی بنانا از حد ضروری ہوتا ہے۔ اس امن کو قائم رکھنے کے لئے مساوات کا قیام بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست مدینہ میں تحفظ جان کے ضمن میں تمام مسلم اور غیر مسلم رعایا برابر تھی۔ یہ برابری مدینہ کی نبوی ریاست میں ہمیں واضح طور پر نظر آتی ہے جہاں مسلم رعایا کے ساتھ ساتھ غیر مسلم رعایا کی جان ومال کا تحفظ یقینی بنایا گیا تھا۔ اس بات کا ادراک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بخوبی ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا"[40]

"جس نے کسی ذمی معاھد کو قتل کیا تو وہ چالیس سال کی مسافت پر آنے والی جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا"

امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے تمام رعایا کے لئے تعزیرات اور سزائیں بھی برابر تھیں۔ چوری، زنا، تہمتِ زنا، قصاص، دیت اور ضمان کی صورت میں ہر ایک پر مساوی قانون لاگو ہوتا تھا۔ امن عامہ کا یہ سنہری اصول ابو بکر صدیق، عثمان غنی اور علی المرتضی رضی اللہ عنہم کے تعامل سے واضح ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ریاستی امن عامہ کی بخوبی نشان دہی کرتا ہے۔

"إِنَّمَا بَذَلُوا الْجِزْيَةَ لِتَكُونَ دِمَاؤُهُمْ كَدِمَائِنَا، وَأَمْوَالُهُمْ كَأَمْوَالِنَا"[41]

"ان کے خون ہمارے خون کی طرح اور ان کا مال ہمارے مال کی ہی طرح ہیں"۔

iv. تعلیمی و تربیتی سہولیات

انسانی زندگی کے لئے تعلیم اتنی ہی اہم ہے جتنی اس کے لئے خوراک، پانی اور ہوا۔ تعلیم ہی سے اچھے اور برے کی تمیز حاصل ہوتی ہے اور ہدایت وگمراہی کا فرق معلوم ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر انسان اپنے رب کی معرفت حاصل کرتا ہے۔ یہ ایک عظیم مقصد ہے جو تعلیم کے بغیر ممکن نہیں۔ ریاست مدینہ کی نگرانی میں اس عظیم مقصد کو اہمیت دی گئی تھی۔ ہر چھوٹے بڑے، مرد عورت، جوان بوڑھے گویا ہر عمر کے لوگوں کے لئے ریاستی سرپرستی میں تعلیم کا مناسب انتظام موجود تھا۔ ریاست کے حکمران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ تعلیم کے بغیر نہ تو شعور پیدا کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ترقی ممکن ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رعایا کی تعلیم وتربیت کے لئے تمام تر سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ صفہ جیسی انٹرنیشنل معیار کی یونیورسٹی قائم کی گئی تھی جہاں نہ صرف مقامی لوگ تعلیم حاصل کرتے بلکہ بیرونی طلبہ بھی زیر تعلیم تھے اور ان کے قیام وطعام کی سہولت بھی موجود تھی[42]۔

---

39 -Maqrizi, Ahmad ibn Ali (d. 845 AH), Imta ul Asmah , V 1, P 99.
40 - Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih,V 4, P 99, Hadith 3166.
41 Zailai, Abdullah bin Yusuf (d. 762 AH), Nasab al-Ra'iyat, Beirut: Al-Rayyan(Published1418 ،) -V 3, P 281.
42 Katani, Muhammad Abd al-Hayyat (d. 1382 AH), Al Trateeb ul Idariah , V1,P 363.

ریاست کے زیر اہتمام ہر شعبہ میں رعایا کی تعلیم کے لئے باقاعدہ معلمین تعینات تھے جیسا کہ خوش نویسی میں ماہر معلم سعید بن العاص اور تدریس میں ماہر عبادہ بن صامت متعین تھے [43]۔ اس کے علاوہ نشانہ بازی،، ترکہ کی تقسیم، طب، ہیئت اور انساب کی تعلیم کا مناسب انتظام کیا گیا تھا[44]۔ ان تعلیمی و تربیتی سہولیات کا انتظام نہ صرف مدینہ شہر میں کیا گیا تھا بلکہ مضافاتی علاقوں میں بھی باقاعدہ سرکاری سرپرستی میں موجود تھا۔ تعلیمی سہولیات صوبائی سطح پر گورنروں کے ذریعے مہیا کی گئی تھیں اور ان کا عامۃ الناس تک منتقل کرنا گورنروں کے فرائض منصبی میں شامل تھا[45]۔

v. فراہمی روزگار

نبی کریم ﷺ نے بطور سربراہ ریاست رعایا کو فراہمی روزگار کا مکمل خیال رکھا۔ کئی بے روزگار افراد کو کام کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے برسر روزگار بنایا۔ سائلین کو محنت کر کے کمانے پر ابھارا۔ اس موقف کی وضاحت ابوداؤد کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے ایک سائل انصاری شخص کو خود کمانے پر لگایا۔ آپ ﷺ نے اس کے گھر میں موجود کپڑا اور پیالا منگوایا ۔ پھر ان دونوں چیزوں کو دو درہم کے بدلے بیچا اور وہ دونوں درہم اس شخص کو دے کر فرمایا کہ

"اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ، وَاشْتَرِ بِالآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ"

"ان میں سے ایک درہم سے کھانا خرید کر اپنے گھر والوں کو دو اور دوسرے درہم سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ"۔

جب وہ کلہاڑی لیکر واپس آیا تو آپ ﷺ نے خود اس میں لکڑی کا دستہ لگا کر فرمایا

"اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ، وَلاَ أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا"[46]

"جاؤ اور پندرہ دن تک اس سے لکڑیاں کاٹ کر بیچو"

اس کے بعد یہ کام اس شخص کا روزگار بن گیا۔ اسی طرح جب سعد بن عائذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے پاس آکر تنگ دستی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے تجارت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ بازار گئے اور تجارت شروع کر دی۔ جب نفع حاصل ہوا تو اس کا ذکر نبی ﷺ کے سامنے کیا۔ آپ ﷺ نے خوش ہو کر اسے تجارت جاری رکھنے کا حکم دیا[47]۔ اس طریقے سے ریاست مدینہ میں کئی بے روزگار افراد کے روزگار کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

vi. فراہمی آب

---

[43] Also V 1, p103.

[44] Waqidi, Muhammad ibn Umar (d. 207 AH), Al-Maghazi , V 1, P 10-

[45] Katani, Muhammad Abd al-Hayyat (d. 1382 AH), Al Trateeb ul Idariah, V 1, P 43.

[46] - Sajistani, Sulayman ibn Ash'ath (d. 275 AH), Sunan Abi Dawood, (Beirut: Al Maktabah Al Asriya) V 2, P 120, hadith 1641 .

[47] -Asqalani, Ahmad ibn Hajar (d. 852 AH), Al Isabah Fi Tameez Sahabah, V 3, P 54.

نبوی عہد کی ریاست مدینہ میں سرکاری سطح پر صاف پانی کی وافر دستیابی کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ شہریوں کو صحت کے مسائل سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ابتداء میں میٹھے پانی کا کنواں یہود کے قبضے میں ہونے کی وجہ سے جب مسلمانوں کو پانی کی قلت محسوس ہوئی تو سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ نے بئر روماں کو خریدنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے فرمایا

"مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ"[48]

"جو بئر رومہ خریدے گا تو اس کا ڈول مسلمانوں کے ڈول جیسا ہو گا" ۔

یہ سن کر عثمان رضی اللہ عنہ نے یہود سے کنواں خرید کر مدینہ کی شہری آبادی کے لئے وقف کر دیا۔اس عمل سے تمام شہریوں کو میٹھے پانی کی دستیابی آسان ہو گئی۔

vii. علاج کی سہولیات

ریاست مدینہ کے سربراہ نبی کریم ﷺ نے اپنی رعایا کو طبی سہولیات بھی مہیا کیں تاکہ بیماروں اور زخمیوں کا بروقت علاج کیا جاسکے۔آپ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے غزوہ خندق میں تیر لگنے سے زخمی ہونے پر اس کی قوم کو حکم دیا کہ

"اجعلوه في خيمة رفيدة حتى أعوده من قريب، وكان رسول الله ﷺ يمر به فيقول: " كيف أمسيت وكيف أصبحت؟ "فيخبره"[49]

" اس خیمے کے خود نبی کریم ﷺ کے مسجد میں نصب کرنے اوران کے علاج کا انتظام کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے[50]۔اور اسی طرح رعایا کے ہر فرد کے لئے یہ اعلان فرمایا کہ

"تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا وَخَلَقَ لَهُ دَوَاءً. إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ" [51] ۔

"اللہ کے بندوں کا علاج کرو کیونکہ اللہ نے موت اور بڑھاپے کے علاوہ کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا نہ ہو"

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رعایا کو علاج کی سہولیات مہیا کرنا ریاست کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔

viii. ٹاؤن سازی

عہد نبوی میں ریاست مدینہ کے زیر اہتمام نئے شہروں کی ایک خاص ترتیب سے تعمیر کے خوبصورت طریقے کا ذکر ملتا ہے جسے جدید اصطلاح میں ٹاؤن سازی کا نام دیا گیا ہے۔عہد نبوی کے اواخر میں جب شہر مدینہ کی حدود میں وسعت آئی تو یہ مغرب میں وادی بطحاء، مشرق میں بقیع الغرقد اور شمال مشرق میں قبیلہ بنی ساعدہ کے مکانات تک پھیل گئیں۔شہری آبادی کو مشکلات سے بچانے کے لئے آپ ﷺ نے مزید مکانات تعمیر کرنے سے روک دیا اور اسے ایک خاص حد سے متجاوز نہ ہونے دیا۔شہر کی زیادہ

---

48 - Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih,V3 , P 109.

49 -Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, Al Adab al Mufrad , V 1, P 385 , Hadith 1129.

50 -Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih,V 1, P 100, Hadith 463.

51 -Surakhsi, Muhammad ibn Ahmad (d. 483 AH), Sharh al-Siar al-Kabeer. (Publisher: Al Sharakah al sharqia 1971, V 1`, P 128.

سے زیادہ حد پانچ سو(500) ہاتھ مقرر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر شہر کی حد اس سے بڑھنے لگے تو نیا شہر بسایا جائے ۔شہری آبادی کی سہولت کے لئے آپ ﷺ نے جو اقدامات کیے ان میں ایک یہ تھا کہ اضافی آبادی کو دیگر زمینوں میں منتقل کیا جائے جہاں رہائش کے ساتھ ساتھ زراعت کو بھی ترقی ملے اور نئے لوگوں کو آباد کرنے کی گنجائش پیدا ہو۔ دوسرا یہ کہ آبادی کو مشکلات سے بچانے اور ٹاؤن سازی کے منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے تمام تجاوزات کو ختم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ آمدو رفت میں آسانی کے لئے نئے تعمیر ہونے والے گھروں کے گلی کوچوں کی کم از کم چوڑائی سات ہاتھ "ذراع" مقرر فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ، جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ[52]

"جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ کر دی جائے "

اسی طرح آپ ﷺ نے کشادہ مکانات کو پسند فرمایا۔اس بات کا اندازہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے کیا جاسکتا ہے کہ

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ: الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ[53]

" مسلمان شخص کی خوش بختی وسیع جائے رہائش ، نیک پڑوسی اور مبارک سواری میں ہے "۔

عصر حاضر میں شہری آبادی میں نبوی اصول اختیار کرنے سے ایک صحت مند اور تعصبات سے پاک معاشرہ معرض وجود میں لایا جاسکتا ہے۔ بعض مغربی ممالک نے ٹاؤن پلاننگ میں نبی کریم ﷺ کے انھیں زریں اصولوں کے تحت معاشرتی ہیجان کم کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔

ix. انتظام صفائی اور خاتمہ تجاوزات

حضور اکرم ﷺ نے ریاست مدینہ کی شاہراہوں اور اس کے راستوں کی صفائی، ان پر گندگی پھینکنے اور ان پر کسی قسم کی رکاوٹ کھڑی کرنے سے منع فرمایا۔ راستوں کو مکمل صاف رکھنے کے عمل کو صدقہ قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

"يُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ"[54]

"کہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے"۔

اسی طرح راستے میں اس انداز سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے یا بیٹھنے سے بھی منع کیا جس سے عام گزرنے والوں کو تکلیف ہو ۔ ہاں اگر کبھی کھڑے ہونے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کے باقاعدہ آداب بتائے جس سے لوگ تکلیف سے بچے رہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

---

52 -Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih,V 3 , P 1232, Hadith 1613.

53 -Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, AL Adab Al Mufrad , V 1, P 54. Hadith 116.

54 Also V 3, P 133.

"إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: «غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ المُنْكَرِ"[55]۔

"راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو، عرض کیا گیا کہ یہ راستے ہماری مجالس کی جگہیں ہیں جن میں ہم باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ عرض کیا گیا کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نظریں جھکانا، تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا"۔

ریاست مدینہ کے ان زریں اصولوں پر عمل پیرا ہو کر موجودہ دور میں ٹریفک کا مسئلہ ،شاہراہوں پر قائم تجاوزات، گلی کوچوں اور محلوں کے راستوں کی تنگی کے مسائل بڑی آسانی سے حل کیے جاسکتے ہیں۔

x. تفریحی مقامات کا انتظام

عوامی تفریح گاہوں اور پارکوں کا انتظام کرنا بھی عین اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے ۔جس کا عملی مظاہرہ نبی کریم ﷺ کی سرپرستی میں ریاست مدینہ نے کیا۔ ہجرت کے وقت مدینہ میں بکثرت باغات موجود تھے جس کی وجہ سے یہ باغوں کی سرزمین کہلاتا تھا ۔یہاں کے بسنے والے باغات کا بہت شوق رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہر اور مسجد نبوی کی تعمیر کرتے وقت وہاں پہلے سے موجود کھجور کے درختوں کی حفاظت کا مکمل خیال رکھا۔ مسجد نبوی کے دروازہ کے قریب کھجور کے درختوں کو نہیں کاٹا۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا وسیع و شاداب باغ بیر حاء بھی مسجد کے قریب ہی موجود تھا ، جہاں آپ ﷺ اکثر تشریف لے جاتے تھے[56]۔ اس مکمل تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عوامی تفریح گاہیں اور پارک بنانا ایک منظم ریاست اور صحت مند معاشرے کے لئے از حد ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ ریاست مدینہ نے اپنی سرپرستی میں ایسی جگہوں کا اہتمام کیا۔

5. عصری معنویت

مدینہ میں اسلامی ریاست کی بنیادیں نبی کریم ﷺ نے استوار کیں۔ پوری دنیا کے انسانوں کو ریاست قائم کرنے اور اس کا نظم و نسق چلانے کا طریقہ سکھایا۔ آپ ﷺ کی قائم کردہ ریاست کے انتظامی ڈھانچے کو بطور نمونہ سامنے رکھتے ہوئے دنیا نے سلطنتیں قائم کیں اور ان کے انتظامات کو بہتر بنایا۔ عصر حاضر کے ترقی یافتہ ممالک نے علاقائی تقسیم، عہدوں اور عہدے داروں کا تعین، معاشی ترقی، فوجی تنظیم، رعایا کی خوشحالی کے لئے اقدامات اور علاج معالجے کا تصور دراصل نبی کریم ﷺ کی قائم کردہ ریاست سے ہی اخذ کیا ہے ۔اگر آج دنیا کی کسی ریاست میں مزید بہتری لانا مقصود ہو تو نبی کریم ﷺ کے قائم کردہ ریاستی اصولوں کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔ اسلامی دنیا کے جن ممالک میں انتشار موجود ہے اسے بھی اسی رجوع سے ختم کیا جاسکتا ہے ۔ایسے تمام ممالک کو چاہیے کہ اپنے شہری نظم و نسق میں بہتری پیدا کرنے کے لئے ریاست مدینہ کے سنہری اصولوں سے

[55] Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, V 3 , P 132, Hadith-2465
[56] -Bukhari, , Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, V 2 , P 114 , Hadith 1461.

رہنمائی حاصل کریں۔ ہر شہر ، گاؤں اور علاقے میں انصاف، قانون کی بالادستی، روزگار کی بکثرت فراہمی، رعایا کی خوشحالی اور صحت کی سہولیات جیسی بنیادی ضروریات فراہم کریں۔ کیونکہ ان ضروریات کی فراہمی کے ساتھ ہی ملکی نظم ونسق اور عوام کی فلاح منسلک ہے۔

6. نتائج

ریاست مدینہ کے شہری نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لئے بطور سربراہ نبی ﷺ نے اسے مختلف علاقوں میں تقسیم کیا۔ اور پھر ان علاقوں کے باقاعدہ نگران مقرر فرمائے۔ علاقوں کی اس تقسیم میں مرکزی، صوبائی اور ذیلی علاقہ جات کی تقسیم شامل تھی۔ عصر حاضر میں وفاق، صوبوں، تحصیلوں اور اضلاع کا تصور دراصل ریاست مدینہ ہی سے اخذ کردہ ہے۔ آپ ﷺ نے ریاست کی علاقائی تقسیم کی بہتر تنظیم کے لئے جن عہدے داروں کا انتخاب فرمایا تھا ان میں امانت و دیانت کے ساتھ ساتھ بہترین انتظامی صلاحیتوں کو مد نظر رکھا۔ ان عہدے داروں میں گورنر، مشیر، کمشنر، قاضی اور نائبین شامل تھے۔ ان تمام عہدے داروں کو تمام تر صلاحیتوں اور خصوصیات کے باوجود سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ کی زیر نگرانی کڑے احتسابی مراحل سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ رعایا کی شکایات کم سے کم ہوا کرتی تھیں۔ مزید یہ کہ ریاست مدینہ نے رعایا کے روزگار، صحت اور ان کی رہائش جیسی بنیادی ضروریات کا مکمل خیال رکھا۔ سڑکوں، گلیوں اور گھروں کی تعمیر کے قواعد وضوابط مقرر کیے۔ بازاروں کی کڑی نگرانی، پیمانوں کی دیکھ بھال، اشیاء کی قیمتوں اور ان کا معیار مقرر کیا۔ ہم یقین سے کہ سکتے ہیں کہ سرور دوعالم ﷺ نے ریاست مدینہ کی صورت میں دنیا کو ایک منظم اور ماڈل ریاست کا تصور دیا۔

7. تجاویز وسفارشات

عصر حاضر میں کسی ریاست کو ریاست مدینہ کے مطابق بنانے، اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے درج ذیل تجاویز وسفارشات کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

1. ہر ریاست کے رقبے کی متوازن تقسیم کی جائے اور کوئی بھی علاقہ بغیر انتظام اور باقاعدہ عہدے دار کی تعیناتی سے خالی نہ رہنے دیا جائے۔ اس تقسیم سے مراد نئے صوبہ جات، اضلاع اور تحصیلوں کا قیام اور نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ریاست مدینہ کے زیر انتظام رقبے کی تقسیم فرمائی تھی اور عہدے داروں کا تعین فرمایا تھا۔ کیونکہ جتنا کوئی علاقہ کم رقبے پر مشتمل ہوگا اتنا ہی اس کا انتظام آسان ہوگا۔
2. ریاستی باشندوں میں قانون کی بالادستی کا تصور پختہ کیا جائے تاکہ ریاستی نظم ونسق میں توازن برقرار رہے۔ جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بطور سربراہ ریاست قانون کی ایسی بالادستی قائم فرمائی کہ تمام رعایا مساوی ہوگئی۔

3. رعایا کے لئے روز گار کے مواقع نئی انڈسٹری کے قیام اور نئی مارکیٹوں کی تعمیر سے پیدا کیے جائیں۔ اس عمل سے جہاں ایک طرف روز گار مہیا ہو گا وہاں دوسری طرف ملک سے جرائم کا خاتمہ بھی ممکن ہو سکے گا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ریاست مدینہ میں بازاروں کو ترقی دی۔
4. علاج و معالجہ کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے چاہئیں تا کہ اس ملک کے باشندے اپنے ہی ملک میں رہ کر بآسانی علاج کروا سکیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ریاست مدینہ میں رعایا کو علاج کی سہولتیں مہیا کیں۔
5. تمام عہدوں پر تعیناتی میرٹ کی بنیاد پر ہونی چاہیے جس میں امانتداری، دیانتداری، دین و وطن سے گہرے شغف جیسی خصوصیات کو ملحوظ رکھا جائے۔ جیسا کہ سربراہ ریاست نبی کریم ﷺ نے ریاستی عہدے داروں کی تعیناتی کے وقت ان خصوصیات کو مد نظر رکھا۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)